

رذیلت

اور

امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی

علیہ الرحمہ

مترجم

پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد صاحب

ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ ڈی

شیلہ

میلانی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ

(۴)

ردِّ بدعات

اسلام کا مفہوم — بدعتی کی تعریف — فرائض چھوڑ کر
 نوافل ادا کرنے والا ثواب سے محروم — شریعت سے محروم،
 طریقت سے محروم — ضرورت مرشد اور نجات اخروی —
 انبیاء اولیاء سے مشروط استغاثہ واستعانت — سجدہ تعظیمی حرام
 — ایصالِ ثواب میں تکلفات بے معنی ہیں — ناسخہ کا حقیقی مفہوم
 — عورتوں کا بے پردہ گھومنا حرام — میت کے گھر جمع ہو
 کر گھر والوں کو زیر بار کرنا ناجائز — عورتوں کا زیارت قبور کے لیے
 جانا حرام — نامحرم پیروں کے سامنے آنا حرام — صرف قبر
 کے لیے چراغ جلانا، اضاعت مال — چادروں کی رقم فقراء کو دیا
 جائے تو بہتر — آلات موسیقی کے ساتھ قوالی حرام — ایسے
 اعراس میں شرکت حرام — اتہام عرس شریعت کے مطابق ہو تو جائز
 — شبِ براءت اور شادیوں میں آتش بازی اضاعت مال اور حرام

(۴)

مولانا بریلوی نے اپنے فتووں، رسالوں اور تقریروں کے ذریعہ رویدعات اور احیاء اسلام کے لیے جدوجہد کی غالباً اسی لیے بعض علمائے حرمین نے ان کو اس صدی کا مجدد کہا ہے۔ چنانچہ حافظ کتب الحرم شیخ اسمعیل خلیل مکی لکھتے ہیں:

بل اقول لوقیل فی حقہ اناسے مجدد هذا القرن

لکان حقاً وحداً قاصداً

لیس علی اللہ مستنکر ان یمجم العالم فی واحد

(ترجمہ) بلکہ میں کہتا ہوں کہ ان کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ اس صدی کے

مجدد ہیں۔ تو بیشک یہ بات سچ و صحیح ہوگی۔

خدا کے لیے یہ بات شکل نہیں کہ وہ ایک جان میں ایک جہاں سمونے

مولانا بریلوی کے نزدیک اسلام کا مفہوم سیدھا سادہ ہے مگر وہ اس شخص کا

تعاقب کرتے ہیں جو دین میں نئی نئی باتیں نکالتا ہے اور حقیقت کو "خرافات" کی

نذر کرتا ہے اور اس پر تفتید کرتے ہیں جو ملی وحدت میں رخنہ ڈال کر اس کو پارہ پارہ

کرتا ہے اور سواد اعظم کو چھوڑ کر ایک نئی راہ نکلتا ہے۔

مولانا بریلوی سے سوال کیا گیا کہ غیر مسلم جو انگریزی جانتے ہیں۔ کلمہ پڑھنے

سے مسلمان ہو جائیں گے یا نہیں۔ انھوں نے جواب دیا:

وہ بیشک مسلمان ٹھہریں گے اگرچہ کلمہ طیبہ کا ترجمہ نہ جانیں۔ بلکہ

اگرچہ کلمہ طیبہ بھی نہ پڑھا ہو کہ اتنا ہی کہتا کہ "میں نے وہ مذہب چھوڑ

کر دین محمدی قبول کیا۔" ان کے اسلام کے لیے کافی ہے۔" ۵۲

۱۔ احمد رضا خاں: حصار الحرمین، مطبوعہ لاہور ۱۹۴۵ء، ص ۵۱

۲۔ احمد رضا خاں: السنۃ الانبیاء فی فتاویٰ افریقہ (۱۳۳۶ھ) مطبوعہ بریلی، ص ۱۵۴

لیکن اسلام قبول کرنے کے بعد جو شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تباہے ہوئے راستے سے گریز کرتا ہے اور بعض باتوں سے انکار کرتا ہے اس کے متعلق مولانا بریلوی اپنا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

” فی الواقع جو بدعتی ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہو یا جماع مسلمین یقیناً قطعاً کافر ہے اگرچہ کھڑے بار کلمہ پڑھے، پیشانی اس کی سجد میں ایک رتک ہو جائے، بدن اس کا روزوں میں ایک خاکہ رہ جائے۔ عمر میں ہزار حج کرے۔ لاکھ پھاڑ سونے کے راہ خدا پرے — لاواللہ ہرگز ہرگز کچھ قبول نہیں جب تک حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان تمام ضروری باتوں میں جو وہ اپنے رب کے پاس سے لے لے تصدیق نہ کرے۔ یہ ہمارے معاشرے کے بہت سے مسلمان فرائض و واجبات و سنن چھوڑ کر مستحبات اور مباحات میں لگے رہتے ہیں۔ مولانا بریلوی نے عمل کی اس بے اعتدالی پر سخت گرفت کی ہے — ایک جگہ لکھا ہے :

” ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب مستطاب فتوح الغیب میں کیا کیا جگہ شگاف مثالیں ایسے شخص کے لیے ارشاد فرمائیں ہیں جو فرض چھوڑ کر نفل سجالاتے — اس کتاب مبارک میں — فرمایا :

فان اشتغل بالسنة والنوافل قبل الفرائض

لم يقبل منها واھین لہ

اگر فرائض کی ادائیگی سے قبل سنن و نوافل میں مشغول ہو تو سنن و نوافل قبول نہیں ہوتیں بلکہ موجب اہانت ہوتی ہیں

۱۔ احمد رضا خاں : اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام دہلی ۱۳۰۶ھ (مطبوعہ بریلی، بار اول ۱۸۸۸ء)

۲۵ رجب ۱۳۳۵ھ، ص ۱۵

۲۔ احمد رضا خاں : اعزاز الکتاہ فی رد صدقہ مانع الزکوٰۃ (۱۳۰۹ھ) (مطبوعہ بریلی، بار اول ص ۱۱/۱۸۹۱ء)

شرعیات و طریقت اور بیعت کے بارے میں مولانا بریلوی کا مسلک بہت واضح و معقول ہے۔ عمرو کے اس قول کے بارے میں کہ ”طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا اور شرعیات نام ہے حیدر اور دنواہی کا“ جب مولانا بریلوی سے استفسار کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا :

” عمرو کا قول کہ طریقت نام ہے وصول الی اللہ کا محض جنون و جہالت ہے، دو حرف پڑھا ہوا جانتا ہے کہ ”طریق، طریقہ، طریقت، راہ کو کہتے ہیں نہ کہ پہنچ جانے کو۔ تو یقیناً طریقت بھی راہ ہی کا نام ہے۔ اب اگر وہ شرعیات سے جدا ہو تو بہادت قرآن عظیم خدا تک نہ پہنچائے گی بلکہ شیطان تک، جنت میں نہ لے جائے گی بلکہ جہنم میں کہ شرعیات کے سوا سب اہوں کو قرآن عظیم باطل و مردود فرما چکا ہے۔“

ضرورت مرشد کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں کہتے ہیں :

” انجام کار رستگاری“ (اگرچہ معاذ اللہ سبقت عذاب کے بعد ہو) — یہ عقیدہ اہل سنت میں ہر مسلمان کے لیے لازم اور کسی بیعت و مریدی پر موقوف نہیں اس کے واسطے صرف نبی کو مرشد جانا بس ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ ساتھ یہ بھی لکھتے ہیں :

” فلاح احسان کے لیے بیشک مرشد خاص کی حاجت ہے اور وہ بھی شیخ الصیال کی، شیخ اتصال اس کے لیے کافی نہیں ہے۔“

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام سے استعانت و استغاثہ کے بارے میں مولانا بریلوی کا موقف یہ ہے کہ یہ مشروط طور پر جائز ہے۔ ایک استفسار کے جواب میں ۵

۱۔ احمد رضا خاں: مقال العرفاء باعزاز شرع و علماء (۱۳۲۶ھ) مطبوعہ کراچی، ص ۱۹۰۹

۲۔ احمد رضا خاں: السنیۃ الانبیاء، مطبوعہ بریلی، ص ۱۲۴

۳۔ ایضاً، ص ۱۴۱

لکھتے ہیں:

” جائز ہے جب کہ انہیں بندہ خدا اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ جانے اور انہیں باذن الہی والمدبرات امرا سے مانے اور اعتقاد کر لے کہ بے حکم خدا ذرہ نہیں مل سکتا اور اللہ عزوجل کے دئیے بغیر کوئی ایک حجتہ نہیں دے سکتا۔ ایک حرف نہیں سن سکتا، پلک نہیں ہلا سکتا اور بیشک سب مسلمانوں کا یہی اعتقاد ہے یہ بعض مسلمان حدود شرعیہ سے تجاوز کر کے مزارات کے آگے سجدے وغیرہ کرتے ہیں۔ مولانا بریلوی نے غیر اللہ کے لیے سجدہ عبادت کو کفر و شرک اور سجدہ تعظیمی کو حرام قرار دیا ہے اور اس سلسلے میں ایک فاضلانہ و محققانہ رسالہ لکھا ہے جس کا عنوان ہے:-

الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود المتحییہ

۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۸ء

اس رسالے میں وہ لکھتے ہیں:

مسلمان اے مسلمان! اے شریعت مصطفوی کے تابع فرمان! جان اور یقین جان کہ سجدہ، حضرت عزت عزوجلہ کے سوا کسی کے لیے نہیں، اس کے غیر کو سجدہ عبادت تو یقیناً اجاعاً شرک مہین و کفر مبین اور سجدہ تحت حرام و گناہ کبیرہ بالیقین ہے۔

مولانا بریلوی نے اپنے دعوے کے اثبات میں پہلے آیات قرآنی سے سجدہ تحت کی حرمت کو ثابت کیا ہے۔ پھر چالیس احادیث سے ثابت کیا ہے، اس کے بعد ڈیڑھ سو نصوص فقہ سے سجدہ تحت کی حرمت کے دلائل پیش کیے ہیں۔

- ۱۔ احمد رضا خاں: احکام شریعت حصہ اول، مطبوعہ آگرہ، ص ۴۴
 ۲۔ احمد رضا خاں: الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود المتحییہ، مطبوعہ بریلی، ص ۵
 ۳۔ ایضاً، ص ۴-۱۰
 ۴۔ ایضاً، ص ۱۰-۲۵
 ۵۔ ایضاً، ص ۲۵-۸۰

ابھکل بعض بے علم مسلمانوں میں گھروں میں براق کی تصاویر لگانے کا رواج عام ہے، یہ رواج پہلے بھی تھا، مولانا بریلوی نے براق کی تصاویر لگانے کی سختی سے مخالفت کی ہے البتہ قبر شریف اور نعلین شریف کے عکس کو جائز و مستحسن لکھا ہے۔
 مسلمانوں میں فاتحہ، سوم، چہلم، برسی، عرس وغیرہ کا رواج ہے، مولانا بریلوی نے اس کی روح کو جائز قرار دیا ہے اور غیر ضروری لوازمات کو بے اصل، اس طرح انھوں نے میانہ روی کی راہ اختیار کی ہے۔ فاتحہ وغیرہ کو جائز قرار دیتے ہوئے آخر میں لکھا ہے:

”باقی جو بے ہودہ باتیں لوگوں نے نکالی ہیں مثلاً اس میں شادی کے سنے تکلف کرنا، عمدہ عمدہ فرش بچھانا، یہ باتیں بے جا ہیں اور اگر یہ سمجھتا ہے کہ ثواب قیسے دن پہنچتا ہے یا اس دن زیادہ پہنچے گا اور روز کم، تو یہ عقیدہ بھی اس کا غلط ہے۔ اسی طرح چنوں کی کوئی ضرورت نہیں، نہ چنے بانٹنے کے سبب کوئی بُرائی پیدا ہوئے۔“

کھانے کو سامنے رکھ کر ایصالِ ثواب کرنے کے بارے میں اپنے موقف کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”بات یہ ہے کہ فاتحہ ایصالِ ثواب کا نام ہے اور مومن کو عمل نیک کا ایک ثواب اس کی نیت کرتے ہی حاصل اور کیے پردس ہو جاتا ہے۔“

— رہا کھانا دینے کا ثواب، وہ اگرچہ اس وقت موجود نہیں تو کیا ثواب پہنچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہوگا کہ جب تک وہ شے موجود نہ ہو، کیا بھیجی جائے۔؟ حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہنچائے۔ اگر کسی کا یہ اعتقاد ہے کہ جب تک

۱۔ احمد رضا خاں: شفاء الوالد فی صلوات الجیب و مزارہ و فعالہ (۱۲۱۵ھ) مطبوعہ بریلی، بار اول

۲۔ احمد رضا خاں: الحجۃ المفاحیہ لطیب التعمین و الفاتحہ (۱۲۰۶ھ) مطبوعہ لاہور، ص ۱۴۱

کھانا سامنے نہ کیا جائیگا، ثواب نہ پہنچے گا تو یہ گمان اس کا محض غلط ہے۔
ایک سوال کے جواب میں کہ زید اپنی زندگی میں خود اپنے لیے ایصالِ ثواب کر سکتا
ہے یا نہیں۔ لکھتے ہیں:

” ہاں کر سکتا ہے، محتاجوں کو چھپا کر دے۔ یہ جو عام رواج ہے کہ کھانا
پکایا جاتا ہے اور تمام اغنیاء و برادری کی دعوت ہوتی ہے، ایسا نہ کرنا
چاہیے۔“

دور جدید کی بدعات میں عورتوں کا بے محابہ گھومنا پھرنانا، نامحرموں کے سامنے
آنا، میت کے گھر جمع ہو کر خوب کھانا پینا، رہنا سہنا، زیارت قبور کے لیے قبرستانوں
میں جانا اور نامحرم پیروں کے سامنے آنا عام ہے۔ مولانا بریلوی نے ان تمام بدعات
کی مخالفت کی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں کہ ”عورت اپنے محارم اور غیر محارم کے ہاں جاسکتی ہے
یا نہیں؟“ مولانا بریلوی نے ایک رسالہ لکھا جس کا عنوان ہے:

مروج النجا لخروج النساء

(۱۳۱۶ھ / ۱۸۹۸ء)

اس رسالے میں مولانا بریلوی نے عورتوں کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا ہے، پھر
ہر ایک کے لیے الگ الگ حکم صادر کیا ہے:

قابلہ، غاسلہ، نازلہ، مریضہ، مضطرہ، حاجبہ، مجاہدہ، مسافرہ، کاسبہ،
شاہدہ، طالبہ، مطلوبہ۔^۱

مندرجہ ذیل عنوان سے ایک رسالہ لکھا جس میں میت کے گھر انتقال کے دن

۱۔ ایضاً، ص ۱۶

۲۔ محمد مصطفیٰ رضا خاں: المفوظ، حصہ سوم (۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء)

مطبوعہ مسلم یونیورسٹی پریس، علی گڑھ، ص ۱۷

۳۔ احمد رضا خاں، مروج النجا لخروج النساء، مطبوعہ بریلی۔

یا بعد عورتوں اور مردوں کا جمع ہو کر کھانا پینا اور میت کے گھر والوں کو زیر بار کرنے کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے:

جلی الصوت لمنہی الدعوت امام الموت لے

(۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ء)

ایک سوال کے جواب میں کہ ”عورتیں زیارت قبور کے لیے قبرستان جاسکتی ہیں

یا نہیں؟“

تحریر فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لعن اللہ من وارت القبور

(اللہ کی لعنت ان عورتوں پر کہ زیارت قبور بکثرت کریں)

رواہ احمد وابن ماجہ والحاکم عن حسان بن ثابت والاولان والترمذی عن

ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ ۲

اس موضوع پر مولانا بیریوی نے ایک سالہ بھی لکھا ہے جس کا عنوان ہے:

جمل المنور فی نہی النساء عن زیارة القبور

(۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۰ء)

زیارت قبور کے سلسلے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ شریف پر حاضری

کو مستثنیٰ قرار دیا ہے کیونکہ عورتوں اور مردوں کا اس دربار میں حاضر ہونا احادیث شریفہ

سے ثابت ہے۔ چنانچہ جب حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار

مبارک پر عورتوں کی حاضری کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا:

۱۔ احمد رضا خاں، جلی الصوت لمنہی الدعوت امام الموت، مطبوعہ بریلی۔

۲۔ احمد رضا خاں، السنیۃ الاثیقہ فی فتاویٰ افریقیہ، مطبوعہ بریلی، ص ۶۶

۳۔ احمد رضا خاں، جمل المنور فی نہی النساء عن زیارة القبور، مطبوعہ بریلی

قبروں پر چراغ چلانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو شیخ عبدالغنی بلسی کی تصنیف حدیقہ ندیہ کے حوالے سے تحریر فرمایا :

” قبروں کی طرف شمع لے جانا بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے۔“ لے
اس کے بعد مولانا بریلوی لکھتے ہیں :

” یہ سب اس صورت میں ہے کہ بالکل فائدے سے خالی ہو اور اگر شمع روشن کرنے میں فائدہ ہو کہ موقع قبور میں مسجد ہے، یا قبور سر راہ ہیں وہاں کوئی شخص بیٹھا ہے — تو یہ امر جائز ہے۔“ لے
ایک اور جگہ اسی قسم کے ایک سوال کے جواب میں لکھا ہے :

” اصل یہ ہے کہ اعمال کا مدار نیت پر ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انما الاعمال بالنیات اور جو کام دینی فائدے سے اور دنیوی نفع جائز دونوں سے خالی ہو، عبث ہے اور عبث خود مکروہ ہے اور اس میں مال صرف کرنا اہل حق ہے اور سزا حرام ہے قال اللہ تعالیٰ ولا تسرفوا ان الله لا يحب المسرفین اور مسلمانوں کو نفع پہنچانا بلاشبہ محبوب شارع ہے۔“

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں من استطاع منكم ان ينفع اخاه فلينفعه تم میں جس سے ہو سکے کہ اپنے بھائی مسلمان کو نفع پہنچائے تو پہنچائے۔“ لے

قبر پر لوبان وغیرہ جلانے کے لیے دریافت کیا تو جواب دیا گیا :
عود، لوبان وغیرہ کوئی چیز نفس قبر پر رکھ کر جلانے سے احتراز چاہیے

۱۔ احمد رضا خاں : ابرق المنار بشوع الزار (۱۳۲۱ھ) مطبوعہ لاہور، ص ۹

۲۔ ایضاً، ص ۱۰۰۹

۳۔ احمد رضا خاں : احکام شریعت، حصہ اول، مطبوعہ لاہور، ص ۳۸۔

اگرچہ کسی برتن میں ہو لمس فیہ التفاؤل القیح بطلوع

المدنجان من علی القبر والعیاذ باللہ

اور قریب قبر سگنانا (اگر نہ کسی تالی یا ذاکر یا نذر حاضر خواہ عنقریب آنے والے کے واسطے ہو) بلکہ یوں کہ صرف قبر کے لیے جلا کر چلا آئے تو ظاہر منع ہے اسراف اور اضعاف مال۔ میت صالح اس غرفے

کے سبب جو اس قبر میں جنت سے کھولا جاتا ہے اور بہشتی نسیمیں، بہشتی پھولوں کی خوشبوئیں لاتی ہیں، دنیا کے اگر اور لوہان سے معنی ہے لے

قبر پر چادر چڑھانے کے لیے دریافت کیا تو جواب دیا:

جب چادر موجود ہو اور منوز پرانی یا خراب نہ ہوئی کہ بدلنے کی حاجت

ہو تو بیکار چادر چڑھانا فضول ہے بلکہ جو دامن اس میں صرف کریں اللہ

کی روح مبارک کو ایصالِ ثواب کے لیے محتاج کو دیں یہ

مولانا بریلوی نے مندرجہ بالا رسوم و رواج میں اسراف اور اضعاف مال سے

سے بچنے اور کفایت شعاری کے اسلامی معاشی نظریہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے فیصلہ صادر

کیے ہیں۔ یعنی اگر کسی عمل نیک میں افادیت ہے تو وہ جائز ہے اور اضعاف مال ہے

تو حرام ہے۔ اور یہ اصول صرف قبور کے لیے خاص نہیں بلکہ انسانی زندگی کے ہر

گوشہ کے لیے ہے۔

ہمارے معاشرے میں توالی ہیں آلات موسیقی (نر امیر) کا عام رواج ہے۔

درگاہوں حتیٰ کہ مسجدوں کے قریب ڈھول سارنگی وغیرہ سے خوب توالیاں ہوتی

ہیں، پھر عرس وغیرہ میں تو خاص اہتمام ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض اغراس

میں عورتیں بھی جمع ہوتی ہیں اور بے پردہ گھومتی پھرتی ہیں۔ اور دوسرے بہت سے تماشے ہوتے ہیں جو شرمناک بھی ہیں اور غمناک بھی۔ — مولانا بریلوی نے ایسے رواجوں کو جو شریعت کے خلاف ہیں ناجائز قرار دیا ہے۔ — آلات موسیقی کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں وہ لکھتے ہیں :

”مزامیر جنہیں مٹانے کے لیے حضور پر نور نبی اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے کافی الحدیث مطلقاً حرام ہیں لہٰذا ایسی قوالی میں شرکت کے لیے دریافت کیا گیا جس میں آلات موسیقی وغیرہ کا اہتمام ہو تو جواب دیا :

ایسی قوالی حرام ہے، حاضرین سب گنہگار ہیں اور ان سب کا گناہ ایسا عرس کرنے والوں اور قوالوں پر ہے اور قوالوں کا بھی گناہ اس عرس کرنے والے پر ہے۔

مروجہ اعراس میں شرکت کے بارے میں پوچھا گیا تو سخت شرائط دیاں دینے کے ساتھ اس کے جواز کا فتوے دیتے ہوئے لکھا :-

”عرس متعارف مذکور فی السؤال کہ ہجوم زنا، تماشا، مردانے مردانے شہزادی اور لڑکے، معاصی، نظارہ، اجنبیہ، لہو و لہب و طوائف، رقصان آلات مزامیر وغیرہ سے خالی ہو، بلاشبہ جائز و درست ہے کہ الامور بمقاصدھا۔ اور ظاہر ہے کہ عرض العقاد اس مجلس سے ایصال ثواب، فاتحہ و قرآن خوانی ہے لہٰذا۔

آج کل اعراس میں بکثرت ان امور کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ مولانا بریلوی نے جن کی

۱۔ احمد رضا خاں: مسائل سماع، مطبوعہ لاہور، ص ۲۴

۲۔ احمد رضا خاں: احکام شریعت، حصہ اول، ص ۳۳

۳۔ احمد رضا خاں: مواہب ارواح القدس کشف حکم العرس (۱۳۲۲ھ) مطبوعہ لاہور، ص ۱۹۰۶

نفی فرمائی، ایسے اعراس میں شرکت جہاں ان افعال قبیحہ کا ارتکاب ہو مولانا بریلوی کے نزدیک جائز نہیں۔

بعض مسلمانوں میں شادی کے موقع پر آتش بازی چھوڑنے کا رواج ہے اور شبِ براء کے موقع پر تو اکثر مسلمان آتش بازی کا اہتمام کرتے ہیں۔ خصوصاً بچے اس شغف میں مصروف نظر آتے ہیں۔ مولانا بریلوی سے اس سلسلے میں ایک سوال کیا گیا تو جواب دیا:

”آتش بازی جس طرح شادلوں اور شبِ براء میں رائج ہے، بیشک حرام اور پورا جرم ہے کہ اس میں تصنیعِ مال ہے، قرآن مجید میں ایسے لوگوں کو شیطان کا سجائی فرمایا، قال اللہ تعالیٰ ولا تبذروا ما آتاكم منہ من الثمرات
کانوا احوال الشیطن ۱۰۰“

جس شادی میں گانا بجانا اور محرمات شرعیہ کا ارتکاب ہو اس میں شرکت سے منع فرمایا اور یہ ہدایت کی:

”جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں، مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں ۱۰۰“

ممانعت کی اصل وجہ یہی ہے کہ شرکت سے ترکیب کی سمیت افزائی ہوتی ہے اور وہ باز نہیں آتا۔ ہمارے معاشرے میں بہت سے لوگ فضول خرچیوں میں مبتلا ہیں بلکہ فضول خرچی ہماری طبیعتِ ثانیہ بن گئی ہے۔ ایک دوسرے کی سمیت افزائی کرتا ہے۔ ایک دوسرے کی حرص کرتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم سب بنیائی سے محروم ہو گئے۔ مولانا بریلوی نے ملت کی اس پستی اور انحطاط پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے:

” قلب جب تک صاف ہے، خیر کی طرف بلاتا ہے اور معاذ اللہ کثرتِ معاصی اور خصوصاً کثرتِ بدعات سے اندھا کر دیا جاتا ہے، اب اس میں حق کے دیکھنے، سمجھنے، غور کرنے کی قابلیت نہیں رہتی مگر ابھی حق سننے کی استعداد باقی رہتی ہے۔“

ہماری دیگر مطبوعات

شاہ مکران الدین مرحوم
 " "
 مفتی محمد محمود اوریہ
 مفتی محمد محمود اوریہ
 " "
 " "
 شاہ رکن الدین مرحوم
 ابو ایخیز محمد زبیر نقشبندی صاحب
 خواجہ محمد ہاشم کشمی
 خواجہ مبراہین سندھی
 " "
 " "
 پروفیسر محمد سعید احمد صاحب
 خالد محمد نقشبندی
 علامہ ابن جوزی
 مولانا نعیم الدین مراد آبادی
 " "
 " "
 پروفیسر سعید احمد
 " "
 " "
 قمر زردانی
 محبت صمدی قصوری
 ایبٹن محمد علی پوری
 خواجہ مبراہین سندھی
 خواجہ محمد ہاشم کشمی
 حافظ محمد اشرف مجبوی

رُکْنِ یَمِینِ
 تَوْضِیحُ الْعَقَائِدِ
 بَہَارِ مَشْنُونِی
 کِتَابُ الصَّیَامِ
 کِتَابُ الزَّکْوَةِ
 کِتَابُ الْحَجِّ
 مَوْلُودِ مُحَمَّدِ
 بَزْمِ جَانِبَارِ
 زُبْدَةُ الْمَقَامَاتِ
 حَضْرَاتِ الْقُدْسِ اَوَّلِ
 دوم
 حیات مولانا احمد رضا خان
 قدم قدم بچدے
 میلادِ رسول
 کتابِ العقائد
 حضرت عجد الف ثانی اور ملا محمد اقبال
 مظهر العقائد
 مہار و انجمن
 مہر دستخشاں
 حضرت امیر مہتاب اور ان کے خلفاء
 ضرورتِ مرشد
 مسائل احمدی
 نسمات القدس
 قبر کے ساتھی

- 1
- 2
- 3
- 4
- 5
- 6
- 7
- 8
- 9
- 10
- 11
- 12
- 13
- 14
- 15
- 16
- 17
- 18
- 19
- 20
- 21
- 22
- 23
- 24
- 25
- 26
- 27
- 28
- 29
- 30
- 31
- 32
- 33
- 34
- 35
- 36
- 37
- 38
- 39
- 40
- 41
- 42
- 43
- 44
- 45
- 46
- 47
- 48
- 49
- 50
- 51
- 52
- 53
- 54
- 55
- 56
- 57
- 58
- 59
- 60
- 61
- 62
- 63
- 64
- 65
- 66
- 67
- 68
- 69
- 70
- 71
- 72
- 73
- 74
- 75
- 76
- 77
- 78
- 79
- 80
- 81
- 82
- 83
- 84
- 85
- 86
- 87
- 88
- 89
- 90
- 91
- 92
- 93
- 94
- 95
- 96
- 97
- 98
- 99
- 100